حق تو یہ ہے

بیس رکعت تراویح ہی سنت موکدہ ہیں تو آٹھ رکعت تراویح ؟؟؟

ابو اسامہ ظفر القادری بکھروی

خطیب مرکزی جامع مسجد فیضانِ علی رضی اللہ عنہ

عطاری محلّہ نیوسموں واہ کینٹ

0304-5803101

کتاب ملنے کا پتا: مکتبہ فیضانِ سنت، دکان نمبر 28 لائق علی چوک واہ کینٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت آدم علیہ السلام سے دین پر عمل کرنے والے شروع ہو کر قیامت تک اللہ تعالیٰ کے دین پر عمل کرنے والے موجود رہیں گے۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ لیکن ساتھ ساتھ شیطان لعین کے پیروکار بھی موجود رہیں گے۔ اور پھر اللہ رب العزت قیامت سے پہلے ایک ایسی ہوا چلائے گا۔ کہ تمام ایمان والے وفات پا جائیں گے۔ اور باقی صرف بے ایمانوں کا گروہ رہ جائے گا۔ پھر انھی بے ایمانوں پر قیامت قائم ہوگی۔ حضور نبی کریم ﷺ قیامت قائم ہونے کے بعد ایمان والوں کی شفاعت فرمائیں گے۔ اور بے ایمان ہمیشہ جہنم میں جلتے رہیں گے۔ حضور ﷺ نے زندگی میں جو بھی عمل کیا۔ آپ ﷺ کے ماننے والوں نے اس پر عمل کیا رمضان شریف کے روزے فرض ہونے کے بعد حضور ﷺ نے رمضان کی راتوں میں قیام کا حکم فرمایا۔ اور آپ ﷺ نے بھی رمضان کی راتوں میں قیام فرمایا۔ یہ بات صحیح احادیث سے ثابت ہے۔ رمضان کے روزے فرض ہونے کے بعد پوری زندگی میں صرف ایک بار رمضان کی تیئسویں ، پچیسویں ۔ ستائیسویں شب میں فوراً بعد نماز عشاء جماعت کے ساتھ نوافل ادا فرمائے۔ جن میں پہلی شب کو تہائی رات، دوسری شب کو آدھی رات اور تیسری شب کو صبح فجر تک اس نماز میں مصروف رہے۔ ملاحظہ فرمایئے۔ (بخاری و مسلم، ابوداؤد، نسائی، ترمذی، ابن ماجہ، مشکوۃ شریف وغیرہ)

میں مسلمانوں کی اصلاح میں آپ ﷺ کی اسی نماز کو ''نماز تراویح'' کہتے ہیں۔ خلاصہ یہ کہ نماز تراویح مسنون نماز ہے۔ جو خود حضور ﷺ سے ثابت ہے۔ اسی لئے حضور ﷺ صحابہ کرام تابعین اور تمام اُمت مسلمہ اس پر عمل پیرا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے بیس رکعت نماز تراویح ادا فرمائی پھر صحابہ کرام نے بھی تراویح ۲۰ رکعت ادا فرمائی یوں ہی تابعین اور ہر دور میں مسلمانوں نے بیس رکعت ہی تراویح کی نماز ادا فرمائیں انشاء اللہ

آئندہ صفحات میں ہر دور سے ثابت کرونگا۔ کہ مسلمان بیس رکعت تراویح کی نماز ادا فرماتے رہے۔ اگر کسی ۸ رکعت سنت کہنے والے میں ہمت ہے تو وہ ہر دور سے ۱۸۸۰ء تک صرف ایک شہر اور اس کی ایک مسجد میں اس مسجد کا نام امام صاحب کا نام اور آٹھ رکعت تراویح کا ثبوت فراہم کرے۔ کہ جماعت کے ساتھ آٹھ رکعت تراویح ادا کی ہو۔

اور اگر ۱۸۸۰ء میں انگریزوں کے پیدا کردہ نئے فرقہ سے پہلے کسی جگہ سے ثبوت نہ ملے تو پھر ضرور یہ آٹھ رکعت بدعت ہیں۔ اسی لئے مکہ مکرمہ، مدنیہ منورہ اور پوری دنیا میں بیس رکعت پر عمل ہی سنت مطہرہ ہے۔ اور جو صحابہ کرام کے عمل کو بدعت کہے تو وہ خود بدعتی ہے۔ کیونکہ صحابہ کرام پر طعن کرنے والے کیلئے حضور ﷺ کا فرمان موجود ہے کہ وہ گمراہ ہیں۔ اور آٹھ رکعت والے مولوی صاحب ہر جمعہ کے خطبہ کے شروع میں "کل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار" پڑھتے ہیں اور اچھے عمل کو بدعت کہتے ہیں حالانکہ ثبوت نام کی کوئی چیز اُنکے پاس نہیں ہوتی اور جو بدعت ہے گمراہی ہے۔ جسکا ثبوت اُنکے پاس نہیں اس کو سنت کی رٹ لگاتے ہیں۔ اللہ رب العزت ہمیں حق پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

ابو اسامہ ظفر القادری بکھروی۔

سنت تراویح آٹھ رکعت یا بیس رکعت

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا "من اَحدَثَ فِی اَمرِنَا ھٰذَا مَا لَیسَ مِنہُ فَھُوَرَدّ"

(بخاری و مسلم عن عائشہ مرفوعاً) ترجمہ: جس نے دین میں نئی بات نکالی جو اس سے نہ ہو تو وہ مردود ہے لہذا اگر آٹھ رکعت تراویح دین میں ہوتیں۔ تو پھر صحابہ کرام علیھم الرضوان خصوصاً حضرت عمر رضی اللہ عنہ جو بدعت کو اکھاڑنے والے ہیں کبھی بھی بیس رکعت تراویح کا اہتمام نہ فرماتے اور اگر کوئی انکی طرف بدعت کی نسبت کرتا ہے۔ تو صحابہ کرام کے حوالے سے ساری اُمت کا اجماع ہے۔ کہ وہ بدعتی نہیں ہو سکتے اور غور و فکر کی بات تو یہ ہے اُنکی بیس رکعت کو تو نہیں

مانتے اور جو پورا مہینہ انھوں نے تراویح کا اہتمام فرمایا اس پر عمل کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ خود بھی اس بات کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ رسول ﷺ سے پورا مہینہ اہتمام کر کے تراویح پڑھنا ثابت نہیں تو جس دلیل سے پورا مہینہ تراویح کا اہتمام کر کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حکم کو مانتے ہیں تو اسی دلیل سے بیس رکعت کو کیوں نہیں مانتے۔

ہے سوچنے کی بات اسے بار بار سوچ

لہذا بیس رکعت تراویح ہی سنت ہیں۔ اسکے ثبوت کیلئے بیس تراویح کی نسبت سے بیس احادیث مبارکہ حاضر خدمت ہیں۔ جن کو اللہ رب العزت نے حق کو پہنچاننے کی توفیق دی تو وہ پہچان لین گے۔ ورنہ گمراہی تو سیدھا جہنم میں لے جانے والی ہے۔

حدیث نمبر ۱: ضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''نبی پاک ﷺ ماہ رمضان میں بیس رکعت پڑھتے تھے۔ وتر کے علاوہ ، امام بیہقی رحمتہ اللہ علیہ نے یہ زیادہ فرمایا ۔کہ بغیر جماعت کے تراویح پڑھتے تھے''

1: مصنف ابن ابی شیہ جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۳۹۴ 2: طبرانی فی الکبیر بیہقی 3: آثار السنن جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۵۶ 4: مجمع الزوائد جلد نمبر ۳ صفحہ نمبر ۱۷۲ 5: سنن بیہقی جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۴۹۶ 6: شرح النقایہ جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۱۰۴ بحوالہ مقالات کاظمی جلد نمبر اول صفحہ نمبر ۴۷۰)

نوٹ: یہ صحیح ہے۔ کہ یہ روایت صعیف ہے۔ اس کا ایک راوی ابوشیبہ ابراھیم بن عثمان ضعیف ہے۔ مگر ایسا ضعیف بھی نہیں کہ اسکی روایات کو بالکل نظرانداز کر دیا جائے۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ فتاوی عزیزی جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۱۱۹ پر فرماتے ہیں۔

''ترجمہ'' یعنی ابوشیبہ اس قدر ضعف نہیں رکھتا کہ اس کو مطلقاً نظرانداز کر دیا جائے۔ ہاں اگر حدیث صعیف کسی حدیث صحیح کے ساتھ معارض ہو تو البتہ ساقط ہے لیکن حدیث مذکور کسی

حدیث صحیح کے معارض نہیں'' چونکہ روایت کے اصل راوی سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ ہیں،
اس روایت کو ضعف نیچے والی روایوں سے پہنچا ورنہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی ثقاہت کا کون
منکر ہے۔ کیونکہ اس روایت پر صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عمل ہے۔ یعنی انھوں نے قبول کیا
ہے۔ اور پھر ساری اُمت نے بھی قبول کیا ہے۔ لہذا اسکا صعیف ختم ہوگیا۔

صعیف حدیث تلقی بالقبول اور عمل اسلاف سے قوی ہو جاتی ہے۔ اس قاعدہ کو غیر مقلدین
کے سردار مولوی ثناء اللہ امرتسری نے بھی مانا ہے۔ ملاحظہ ہو اخبار اہلحدیث 19 اپریل
۱۹۰۷ء میں لکھتا ہے کہ۔

'' بعض صعیف ایسے ہیں جو اُمت کی تلقی بالقبول سے رفع ہو گئے ہیں الخ'' اس قاعدہ پر
حدیث مذکور ایسی مضبوط ہے۔ کہ عہد فاروقی کے مسلمانوں کا اعلانیہ عمل اسی کے موافق تھا۔
اور چاروں اماموں کے اقوال و اعمال اسی کے مطابق ہیں۔ اور باقی ساری اُمت بھی اسی پر
عمل کرتی ہے۔ اور کرتی رہی۔ اور کرتی رہے گی۔

حدیث نمبر۲: ''سائب بن یزید صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ ہم حضرت عمر
فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بیس رکعت اور وتر پڑھتے تھے''

۱: شرح النقایہ جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۱۰۴ ۲: سنن الکبری بیہقی جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۴۹۶ باسناد صحیح
۳: فتح الباری صفحہ نمبر ۲۰۴ جلد نمبر ۲ ۴: عمدۃ القاری فی شرح بخاری عینی جلد نمبر ۱۱ صفحہ
نمبر ۱۲۷) دیگر محدثین کے علاوہ امام جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ نے رسالہ '' مصابیح
صفحہ نمبر ۴۴'' میں صحیح کہا۔ اور سنن الکبرٰی میں صحیح کہا گیا۔

حدیث نمبر۳: حضرت یزید بن رومان سے روایت ہے کہ '' حضرت عمر رضی اللہ
عنہ کے دور میں رمضان میں لوگ تیس ۲۳ رکعتیں پڑھا کرتے تھے''

۱: موطا امام مالک صفحہ نمبر ۹۸ ۲: شرح النقایہ جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۰۴ ۳: سنن بیہقی

حدیث نمبر ۴: سید القراء حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے انھیں حکم فرمایا۔ کہ وہ لوگوں کو رمضان کے مہینہ میں رات کی نماز پڑھایا کریں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اے ابی بن کعب! لوگ دن میں روزہ رکھتے ہیں۔ اور قراۃ قرآن بخوبی ادا نہیں کر سکتے لہذا کیا اچھا ہوتا۔ کہ آپ ان پر (امام صلوۃ ہونے کی حالت میں) قرأت فرمادیا کرتے۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے امیر المومنین! یہ ایسی چیز ہے۔ جو پہلے نہ تھی۔ (یعنی اہتمام خاص کے ساتھ تراویح کی جماعت اس سے پہلے نہ تھی) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اس بات کو اچھی طرح جانتا ہوں۔ لیکن یہ کام اچھا ہے۔ پس حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو بیس رکعت نماز تراویح پڑھائی۔

۱: کنز العمال جلد نمبر ۴ صفحہ نمبر ۲۸۴ حدیث نمبر ۵۷۸۷ ۲: عینی شرح بخاری جلد نمبر ۵ صفحہ نمبر ۳۵

حدیث نمبر ۵: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماہ رمضان میں بغیر جماعت کے بیس رکعت ادا فرماتے اور وتر ادا کرتے تھے۔ اور ہر چار رکعت کے بعد کچھ دیر آرام فرماتے تھے۔ (کشف الغمہ جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۴۲)

حدیث نمبر ۶: حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بیس رکعت تراویح اور وتر ادا کرتے تھے۔ حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے زمانے میں بھی یہی معمول رہا۔ (زجاجۃ المصابیح باب قیام شہر رمضان جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۳۲۲)

حدیث نمبر ۷: حضرت ابو عبدالرحمٰن سلمی سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے رمضان شریف کے مہینے میں قرآن کے قاریوں کو بلایا۔ اور ان میں سے ایک کو

بیس رکعت پڑھانے کا حکم دیا۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ خود وتر پڑھاتے تھے۔
(سنن الکبریٰ جلد نمبر۲ صفحہ نمبر۳۹۲ منہاج السنتہ ابن تیمیہ جزو اربع صفحہ نمبر۲۲۴ مطبوعہ مصر بحوالہ مقالات کاظمی حصہ اول صفحہ نمبر۴۷۱) اس حدیث کی وضاحت میں علامہ ابن تیمیہ لکھتے ہیں۔

" فَاِنَّہٗ قَدْ ثَبَتَ اَنَّ اُبَیَّ ابْنَ کَعْبَ کَانَ یَقُوْمُ بِالنَّاسِ عِشْرِیْنَ فِیْ قِیَامِ رَمَضَانَ وَیُوْتِرُ بِثَلَاثٍ فَرَاٰی کَثِیْرٌ مِنَ الْعُلَمَاءِ اَنَّ ذٰلِکَ ھُوَ السُّنَّۃُ لِدَنَّہٗ قَامَ بَیْنَ الْمُھَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ وَلَمْ یُنْکِرُہٗ مُنْکِرٌ

ترجمہ: یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ حضرت ابی کعب رضی اللہ عنہ ماہ رمضان میں لوگوں کو بیس رکعت نماز تراویح اور تین وتر پڑھاتے تھے۔ اس لئے علماء کی اکثریت کی رائے میں بیس رکعت نماز تراویح ہی سنت ہے۔ کیونکہ حضرت ابی کعب رضی اللہ عنہ مہاجرین اور انصار کے درمیان کھڑے ہو کر بیس رکعت تراویح پڑھاتے تھے اور کسی نے بھی اس پر اعتراض نہیں کیا۔ (مجموعہ فتاوٰی ابن تیمیہ جلد نمبر۲۳ صفحہ نمبر۱۱۲) غیر مقلدین کے سرکردہ عالم اور اُنکے سرخیل ابن تیمیہ نے بات ہی واضح کردی۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ۲۰ رکعت تراویح ہے

حدیث نمبر۸: حضرت شتیر بن شکل سے روایت ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے صحابی تھے۔ کہ وہ رمضان میں لوگوں کی امامت کرتے تھے اور پانچ ترویحے بیس رکعت نماز پڑھا کرتے تھے۔ (سنن الکبریٰ جلد نمبر۶ صفحہ نمبر۴۹۶ بیہقی بحوالہ مقالات کاظمی جلد اول صفحہ نمبر۴۷۱)

حدیث نمبر۹: حضرت اسماعیل بن عبدالمالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ ماہ رمضان میں ہمیں نماز (تراویح) پڑھاتے تھے اور وہ پانچ ترویحے پڑھاتے تھے۔ یعنی بیس رکعت) مصنف عبدالرازق باب قیام رمضان جلد نمبر۴ صفحہ نمبر۲۶۶

حدیث نمبر۱۰: ابوالبختری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے "کہ وہ رمضان شریف میں پانچ ترویحے (یعنی بیس رکعت) اور تین وتر پڑھاتے تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ جلد نمبر۲ صفحہ نمبر۲۹۳

حدیث نمبر۱۱: حضرت ابوالخصیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ ماہِ رمضان میں ہماری امامت فرماتے اور پانچ ترویحے بیس رکعات پڑھاتے تھے۔ (اوجزالمسالک باب الترغیب فی الصلوۃ فی رمضان جلد نمبر۱ صفحہ نمبر۳۹۷

حدیث نمبر۱۲: حضرت حسن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مدینہ النبی میں رمضان المبارک کے دوران لوگوں کو بیس رکعت نماز تراویح اور تین رکعت نماز وتر پڑھاتے تھے) (مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلوۃ جلد نمبر۲ صفحہ نمبر۲۹۳)

حدیث نمبر۱۳: حضرت محمد بن نصر رضی اللہ عنہ نے اپنی سند سے بواسطہ حضرت اعمش زید بن وہب سے روایت کی کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہمیں ماہِ رمضان میں نماز پڑھاتے تھے اعمش کہتے ہیں بیس رکعت پڑھاتے تھے۔
(اوجزالمسالک جلد نمبر۱ صفحہ نمبر۳۹۸ ، عینی شرح بخاری جلد نمبر۱۱ صفحہ نمبر۱۲۷ مطبوعہ جدید بحوالہ کتاب التراویح ،سعید احمد کاظمی صفحہ نمبر۲۲)

حدیث نمبر۱۴: حضرت حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ وہ رمضان شریف میں بیس رکعت کے ساتھ لوگوں کی امامت کرتے تھے۔ (اوجزالمسالک جلد نمبر۱ صفحہ نمبر۳۹۸)

حدیث نمبر۱۵: حضرت نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے کہا، ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ صحابی رمضان شریف میں ہمیں بیس رکعت پڑھاتے تھے۔ (اوجزالمسالک جلد نمبر۱ صفحہ نمبر۳۹۸ بحوالہ مقالات کاظمی جلد نمبر۱ صفحہ نمبر۴۷۳)

حدیث نمبر ۱۶: سعید بن عبید سے روایت ہے کہ علی بن ربیعہ رمضان شریف میں لوگوں کو پانچ ترویحے (بیس رکعت) اور تین وتر پڑھاتے تھے۔

(اوجز المسالک جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۳۹۸ بحوالہ مقالات کاظمی جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۴۷۳)

حدیث نمبر ۱۷: محمد بن نصر حضرت عطار ضی اللہ عنہ کی حدیث روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا میں نے انکو اس حال میں پایا۔ کہ وہ رمضان شریف میں بیس رکعت اور تین وتر پڑھتے تھے۔ (فتح الباری جلد نمبر ۴ صفحہ نمبر ۲۰۴، عمدۃ القاری فی شرح بخاری، عینی جلد نمبر ۱۱ صفحہ نمبر ۱۲۶ اطبع جدید، مصنف ابن ابی شیبہ (محمد بن نصر نے قیام اللیل میں اور ابن شیبہ نے کہا اسکی اسناد حسن ہے۔)

حدیث نمبر ۱۸: ابوالحسنا رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو پانچ ترویحے بیس رکعت پڑھائے۔

(بیہقی۔ کنز العمال جلد نمبر ۴ صفحہ نمبر ۲۸۴ حدیث نمبر ۵۷۹۰) بحوالہ مقالات کاظمی جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۴۷۶)

حدیث نمبر ۱۹: یحییٰ ابن سعید سے روایت ہے ۔کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو بیس رکعت پڑھائے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ۔ اوجز المسالک جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۳۹۷ بحوالہ مقالات کاظمی جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۴۷۲)

حدیث نمبر ۲۰: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم میری سنت کو اور سنت خلفاء راشدین مہدیین کو لازم پکڑو۔ اور اس پر عمل کرو۔ اور داڑھوں میں مضبوط پکڑو

(رواہ احمد، جامع ترمذی، سنن ابوداؤد، سنن ابن ماجہ)

الحمد للہ! بیس حدیثیں آپ نے ملاحظہ فرمائیں اب آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لیکر آج تک بیس رکعت تراویح کا پڑھنا ملاحظہ فرمائیں

عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

" اِن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی فی رمضان عشرین رکعۃ "

ترجمہ:۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم رمضان شریف میں بیس رکعت (تراویح) ادا فرماتے تھے

(۱): (سنن الکبریٰ بیہقی جلد نمبر۲ صفحہ نمبر ۴۹۶ (۲): مصنف ابن ابی شیبہ جلد نمبر۲ صفحہ نمبر ۳۹۴)

عہد فاروقی و عثمانی رضی اللہ عنہما

" عن السائب قال کانوایقومون علی عهد عمر فی شهر رمضان بعشرین رکعة قال وکانوایقرون بالمئین وکانوا یتر کون علی عصیهم فی عهد عثمان من شدة القیام "

(سنن الکبریٰ بیہقی جلد نمبر۳ صفحہ نمبر ۲۹۶ قیام اللیل)

ترجمہ:۔ سائب فرماتے ہیں۔ کہ لوگ زمانہ عمر رضی اللہ عنہ ماہ رمضان میں بیس رکعت (تراویح) پڑھتے تھے۔ اور سو سے زائد آیتوں والی سورتیں پڑھتے۔ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں شدت قیام کی وجہ سے لاٹھیوں پر ٹیک لگاتے تھے۔

عہد علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

وعن ابی الحسناان علی امررجلا یصلی بهم فی رمضان عشرین رکعة

(۱): رجلا جوہر النقی علی سنن البیہقی جلد نمبر۱ صفحہ نمبر ۴۹۵، (۲): عمدۃ القاری فی شرح بخاری عینی جلد نمبر۳ صفحہ نمبر ۵۹۸، (۳) مصنف ابن ابی شیبہ جلد نمبر۴ صفحہ نمبر ۳۹۳ (۴): کنز العمال جلد نمبر۴ صفحہ نمبر ۲۸۴ حدیث نمبر ۵۷۹۰)

ترجمہ:۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ رمضان میں لوگوں کو بیس رکعت (تراویح) پڑھائے۔

تواتر صحابہ کرام سے ثبوت

امام بیہقی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی سنن میں سائب بن یزید سے روایت نقل کی ہے

کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں لوگ رمضان میں بیس رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں تو قیام کی شدت کی وجہ سے لاٹھیوں پر سہارا لگاتے تھے اور پانچ سطر بعد لکھتے ہیں۔ کہ شتیر بن شکل جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اصحاب میں سے تھے رمضان میں امامت کرتے تھے۔ اور بیس رکعت پڑھاتے تھے۔ اور دو سطر بعد روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو مامور کیا۔ کہ وہ لوگوں کو بیس رکعت پڑھایا کرے۔ یہ صحابہ کے زمانے میں خلفاء راشدین کا حال تھا۔

(سنن الکبریٰ جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۴۹۶)

تابعین کرام رحمہم اللہ علیہم اجمعین سے ثبوت

حضرت نافع ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے مولیٰ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کے شاگرد تھے ان کا بیان ہے کہ میں نے مدینہ والوں کو چھتیس رکعات اور تین وتر پڑھتے ہوئے دیکھا ہے" حضرت نافع رحمتہ اللہ علیہ کی وفات ۱۱۷ھ میں ہوئی ہے۔

(تحفہ الاحوذی جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۷۴، قیام اللیل صفحہ نمبر ۹۲)

نوٹ:۔ چھتیس رکعات میں ۲۰ رکعت تراویح اور ۱۶ سولہ رکعت نفل ہوتے تھے۔ کیونکہ مکہ والے ہر چار رکعت کے بعد خانہ کعبہ کا طواف کرتے تھے تو مدینہ والے چار رکعت کے بعد چار رکعت نفل ادا کر لیتے۔ تو اس طرح چھتیس رکعت ہو جاتی تھیں۔

حضرت عمر ثانی رحمتہ اللہ علیہ کے دور سے ثبوت

حضرت داؤد بن قیس رحمتہ اللہ علیہ کا بیان ہے۔ کہ میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ متوفی ۱۰۱ھ اور ابان بن عثمان رحمتہ اللہ علیہ متوفی ۱۰۵ھ کے زمانے

میں مدینہ کے لوگوں کو چھتیس رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ نیز حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ نے قاریوں کو چھتیس رکعتیں پڑھنے کا حکم دیا تھا۔ (قیام اللیل صفحہ نمبر ۹۱، ۹۲)

امام عطاء رحمتہ اللہ علیہ سے ثبوت تراویح

امام عطاء کی وفات ۱۱۴ھ میں ہے جلیل القدر تابعی ہیں۔ مکہ معظمہ میں عطا بن ابی رباح رحمتہ اللہ علیہ کے زمانے تک بیس تراویح پر عمل تھا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ)

ابن ابی ملیکہ رحمتہ اللہ علیہ متوفی ۱۱۷ھ سے ثبوت تراویح

حضرت نافع ابن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے۔ کہ ابن ابی ملیکہ رحمتہ اللہ علیہ ہم کو رمضان میں ۲۰ رکعتیں پڑھایا کرتے تھے۔ (قیام اللیل صفحہ نمبر ۹۱ تحفۃ الاحوذی جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۷۳)

امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ اور بیس رکعت تراویح

امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ اور تمام حنفی بیس رکعت تراویح کے قائل ہیں اور امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کی وفات ۱۵۰ھ میں ہوئی۔ (دیکھئے فقہ حنفی کی کتب میں)

امام مالک رحمتہ اللہ علیہ متوفی ۱۷۶ھ سے ۲۰ رکعت تراویح کا ثبوت

"امام مالک رحمتہ اللہ علیہ کے زمانے تک مدینہ طیبہ میں چھتیس رکعتوں کا معمول تھا۔ کبھی وتروں کے اختلاف کی وجہ سے ۴۱ رکعتیں ہو جاتی تھیں" اب تک امام مالک رحمتہ اللہ علیہ کے متبعین جہاں بھی ہوئے وہ ۳۶ رکعتوں پر عمل کرتے ہیں۔ جیسا کہ فقہ مالکی کی کتبُ سے ظاہر ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ)

امام سفیان ثوری متوفی ۱۶۱ھ سے ۲۰ رکعت تراویح کا ثبوت

امام کوفہ حضرت سفیان ثوری رحمتہ اللہ علیہ بیس رکعت تراویح کے قائل تھے۔

(تحفۃ الاحوذی جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۷۵)

امام شافعی و امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ سے ثبوت تراویح

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ اکثر اھل علم بیس رکعت تراویح کے قائل ہیں۔ جیسا کہ حضرت علی وعمر رضی اللہ عنہا و دیگر صحابہ کرام سے روایت کیا گیا۔ امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے مکہ میں لوگوں کو ۲۰ رکعت پڑھتے پایا۔ اور امام احمد نے فرمایا کہ تراویح میں بیس سے اکتالیس رکعت تک مختلف روایات ہیں

(جامع ترمذی جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۴۳۱ مترجم فرید بک سٹال لاہور)

امام احمد بن حنبل متوفی ۲۳۵ھ سے ثبوت تراویح

بغداد میں امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ بیس رکعتوں کے قائل تھے۔ حنبلی مذھب کتب فقہ اسکی شہادت دیتی ہیں۔ جیسا کہ فقہ حنبلی کی مستند کتاب مقنع میں ہے۔

"ثم التراويح وهی عشرون رکعة يقوم بهافی رمضان فی جماعة

ترجمہ:۔ یعنی تراویح اور وہ بیس رکعت ہیں اس کو جماعت کے ساتھ رمضان میں ادا کرے

(مقنع جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۸۳)

غیر مقلدین کا معتمد علیہ داؤد ظاہری متوفی ۲۷۰ھ سے ثبوت تراویح

داؤد ظاہری ۲۰ رکعت تراویح کا قائل تھا اور اسکے متبعین بغداد اور غیر بغداد میں بیس رکعت تراویح پڑھتے تھے۔ (بدایہ المجتہد جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۹۱)

خراسان میں عبداللہ بن مبارک رحمتہ اللہ علیہ متوفی ۱۸۱ھ سے ثبوت تراویح

ائمہ خراسان میں عبداللہ بن مبارک رحمتہ اللہ علیہ بیس رکعت تراویح کے قائل تھے

(جامع ترمذی جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۴۳۱ مترجم لاہور)

یہ تو تھا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے لیکر تیسری صدی ہجری تک مکہ مکرمہ،

مدینہ منورہ، کوفہ، بصرہ، بغداد، خراسان، وغیرہ کے علما اور ائمہ کا عمل بیس رکعات سے زیادہ تھا کوئی بھی آٹھ رکعت تراویح کا قائل نہ تھا۔ نہ آٹھ رکعت پڑھاتا تھا۔ نہ اس پر کفایت کرتا تھا نہ اس پر عمل کرتا تھا اسکے بعد تیسری صدی سے پہلے ہی ائمہ اربعہ امام اعظم، امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین اپنی اپنی فقہ کی تعلیم اپنے اپنے شاگردوں کو دے کر اس دنیا سے رخصت ہو گئے تھے۔ اور انکے فقہی مسالک پر عمل ہو چکا تھا۔ جو آج تک جاری ہے۔ آج چاروں اماموں کی کتب فقیہہ ہزاروں کی تعداد میں موجود ہیں ان میں سے کسی میں بھی آٹھ رکعت پر اکتفا کی تعلیم نہیں دی گئی۔ بے شک ان ائمہ اربعہ کے علاوہ بھی دیگر مجتہد اور امام بھی تھے جیسے حضرت سفیان ثوری اور داؤد ظاہری وغیرہ مگر وہ بھی آٹھ کے قائل نہ تھے۔ بلکہ بیس کے قائل تھے۔

اجماع اُمت سے ثبوت تراویح

تیسری صدی تک تراویح بیس رکعت تھی ہم نے دلائل سے ثابت کر دیا۔ اور تیسری صدی تک خیریت کی نص نبوی ہے۔ اسکے بعد اُمت مسلمہ کے علماء و مشائخ کا کسی مسئلہ پر متفق ہو جانا بھی بحکم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہدایت ہی ہدایت ہے جیسا کہ اہل علم سے مخفی نہیں۔ چند حوالے اجماع اُمت ملاحظہ فرمایئے جو ہدایت کیلئے کافی ہیں۔ لیکن جس کی قسمت میں گمراہی لکھی ہوئی ہو اسے کون سمجھا سکتا ہے۔ اور ضدی تو ویسے بھی لاعلاج بیمار ہے۔

ا:۔ حضرت ملا علی قاری شارح مشکوۃ نقایہ میں فرماتے ہیں " بیس رکعات (تراویح) پر علماء کا اجماع ہو گیا۔ اس لئے کہ بیہقی نے صحیح سند کے ساتھ روایت فرمایا۔ کہ صحابہ کرام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بیس رکعات تراویح پڑھتے تھے۔ اور حضرت عثمان اور حضرت علی رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانے میں بھی بیس رکعات تراویح پڑھتے تھے۔

۲:۔ مولوی عبدالحیٔ لکھنوی نے اپنے فتاوٰی میں ابن حجر مکی محدث ہیثمی کا قول نقل فرمایا

"اجماع الصحابہ علی ان التراویح عشرون رکعۃ"

ترجمہ:۔ صحابہ کرام علیھم الرضوان کا اس پر اجماع ہے کہ تراویح بیس رکعات ہیں

(فتاوٰی عبدالحیٔ جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۱۸۲)

۳:۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

"یعنی صدر اول زمانہ صحابہ کرام سے لے کر تا حال جس پر اتفاق اُمت کا ہے وہ بیس رکعت (تراویح) ہیں (ما ثبت من السنۃ صفحہ نمبر ۲۲۴)

۴:۔ حضرت علامہ بدرالدین عینی رحمتہ اللہ علیہ شرح بخاری میں فرماتے ہیں

"وھذا کاالاجماع" یعنی بیس رکعت تراویح پر اجماع اُمت ہے

(عمدہ القاری فی شرح بخاری جلد نمبر ۳ صفحہ نمبر ۵۹۸)

۵:۔ علامہ عبدالوھاب شعرانی فرماتے ہیں۔

"التراویح عشرون رکعۃ والوتر" کہ تراویح بیس رکعت اور وتر پھر فرماتے ہیں۔ "واستقر الامر علی ذلک فی الامصار"

ترجمہ:۔ کہ بیس رکعت پر تمام شہروں میں عمل مستقر ہو گیا یعنی تمام لوگ بیس رکعت پڑھنے لگے

مذاہب اربعہ

باتفاق جملہ اہل اسلام مذاہب اربعہ (حنفی، مالکی، شافی، حنبلی) حق پر ہیں۔ ان کا کسی مسئلہ میں متفق ہونا۔ نص قطعی کے مانند سمجھا جاتا ہے۔ بفضلہ تعالیٰ بیس تراویح پر تمام متفق ہیں حوالہ جات ملاحظہ ہوں

ا:۔ شیخ منصور بن ادریس حنبلی لکھتے ہیں۔

"وھی عشرون رکعۃ فی رمضان الخ" ترجمہ:۔ یعنی تراویح بیس رکعت

ہیں رمضان میں (کشاف القناع عن متن القناع صفحہ نمبر ۳۷۶)

۲:۔ توشیح (شافعیہ) میں ہے۔

یعنی اوران میں تیری نماز تراویح ہے اور وہ بیس رکعات ہیں اگرچہ اکیلا پڑھ لے

اور جماعت سنت ہے۔

روضہ (شافعیہ) میں ہے۔

ترجمہ:۔ یعنی صلوۃ تراویح کی بیس رکعت ہیں۔ ہر دو رکعت ایک سلام سے ہونا چاہئے

امام نووی (شافعی) شارح مسلم شریف فرماتے ہیں۔ " اعلم ان صلوۃ التراویح سنۃ باتفاق العلما وھی عشرون رکعۃ " ترجمہ:۔ نماز تراویح (عرب عجم) کے علماء کے اتفاق سے بیس رکعت ہے۔ (کتاب الاذکار صفحہ نمبر ۸۳)

۳:۔ کتب مالکیہ میں ہے۔

ترجمہ:۔ یعنی رمضان میں نماز عشاء کے بعد بیس رکعت تراویح سنت مئوکدہ ہیں

اور ہر دو رکعت پر سلام پھیرے

۴: احناف بیس رکعت پڑھتے ہیں اسکے بتانے کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ آپکے سامنے ہیں شروع اسلام سے لیکر خصوصا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور سے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں بیس رکعت تراویح ہی پڑھتے آرہے ہیں۔ کسی کو شک ہو تو اب بھی وہاں جاکر ملاحظہ فرماسکتے ہیں۔ یا پھر رمضان المبارک میں ٹی۔ وی پر تراویح دکھائی جاتی ہیں۔ وہاں ملاحظہ فرمالیں۔ کسی دور میں بھی یہاں آٹھ رکعت تراویح کی جماعت اب تک نہیں ہوئی۔ اگر کوئی کہتا ہے کہ ہوئی ہے۔ تو دلیل اسکے ذمے ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

ترجمہ:۔ جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرے بعد اسکے حق راستہ اس پر کھل چکا

اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راستہ پر چلے ہم اسے جہنم میں بھیجیں گے۔ (پارہ نمبر ۵ سورۃ النسا آیت نمبر ۱۱۵) حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں ''میری اُمت گمراہی پر ہر گز جمع نہ ہوگی'' دوسری جگہ ارشاد فرمایا '' تم اپنے اوپر لازم پکڑو میری سنت کو اور میرے ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت کو '' اور اگر مان لیا جائے۔ کہ بیس رکعت تراویح بدعت ہیں جیسا کہ غیر مقلدین کہتے ہیں تو کیا حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی اور دوسرے صحابہ کرام علیھم الرضوان خلاف سنت یعنی بدعت کے طریقہ پر متفق ہو گئے (معاذ اللہ)

کیا وہ نفوس قدسیہ غیر مقلدین جتنا بھی علم حدیث نہیں رکھتے کہ جن احادیث کے اسرار و رموز سے واقف ہو کر تیرھویں صدی میں آپ غیر مقلدین آٹھ رکعت تراویح مسنون ہونے کے راز سے آگاہ ہو گئے ہیں۔ تو کیا تمام سلف صالحین اس سے بے خبر رہ گئے۔ غیر مقلدین کے دلائل اکثر ان قسم کے ہیں۔ تہجد کی احادیث کو پیش کر کے یہ تاثر دیتے ہیں کہ تراویح ہیں۔ حالانکہ تہجد مکہ میں مشروع ہوئی اور تراویح مدینہ میں تہجد سو کر اٹھ کے پڑھتے ہیں اور تراویح فوراً بعد نماز عشاء سوئے بغیر بخاری شریف میں ایک کلیہ لکھا ہوا ہے۔

'' انما یوخذ من فصل النبی صلی اللہ علیہ وسلم الآخر فالآخر ''

ترجمہ:۔ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل پکڑا جائے گا''

بخاری بخاری کرنے والوں کیلئے نصیحت ہے۔ کہ اگر صحابہ کا عمل قبول نہیں تو پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن جماعت کے ساتھ تراویح پڑھائی۔ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل عشاء سے لیکر صبح فجر تک تراویح پڑھنا ہے اگر صحابہ کرام کو چھوڑ کر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل ہی ماننا ہے۔ تو پھر پوری رات فجر تک تراویح پڑھا کریں۔ مگر مجھے پورا یقین ہے کہ اس پر عمل نہیں کریں گے۔

تو ثابت ہوا ۲۰ رکعت ہی تراویح سنت ہیں۔ اور جو سنت کو ختم کرنے والا عمل ہو۔ سہی بدعت ہوتا ہے۔ لہذا آٹھ رکعت تراویح بیس رکعت تراویح کے مقابلے میں ہے تو بدعت ہے اللہ رب العزت سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے حق کو پہنچاننے کے بعد قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے

وآخر دعونا عن الحمد للہ رب العالمین۔